ایک شافعی مسلمان کی شکایت

بھٹکل سے ہمارے ایک شافعی بھائی لکھتے ہیں :—

"ترجمان القرآن کو ہزارہا شافعی مسلمان ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں اور آپ کی مجتہدانہ رایوں کی دل سے قدر کرتے ہیں اور آپ کو بے تعصب سمجھتے رہے ہیں مگر افسوس کہ خیال سراب ثابت ہوا۔ محرم ۵۶ھ کے رسالہ کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ حنفی حضرات بحیثیت مجموعی چاہے جتنے بے تعصب نظر آئیں، مگر جب کوئی تذکرہ مقابلۃً کریں گے تو ساری رواداری کو طاق نسیان کی نذر کر کے اپنے اصلی خط و خال میں ظاہر ہو جائیں گے۔ اس صورت حال کی آپ کے بلند بانگ دعووں کی موجودگی میں بہت کم امید تھی بحرم ۵۶ھ کے پرچہ میں "دیہات میں نماز جمعہ" والا مضمون پڑھا تو حیرت و استعجاب کی انتہا نہ رہی۔ آپ کو حضرت امام شافعی و دیگر ائمہ کے اسماء مقدسہ کے سامنے کوئی تعظیمی جملہ تحریر کر دینے میں بھی تامل ہے (ملاحظہ ہو ص۱۷) حالانکہ آپ حضرت امام اعظم رح کے اسم پاک اور ان کے شاگردوں کے مقدس ناموں کے آگے غیر ارادی طور پر رضی اللہ عنہ اور رضی اللہ عنہم کے تعظیمی کلمات کا دھڑلے سے اضافہ کرتے جاتے ہیں"۔

جواباً عرض ہے کہ یہ خاکسار اگرچہ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے طریقہ کا تبع ضرور ہے، مگر تمام ائمہ سلف کو یکساں احترام کا مستحق سمجھتا ہے، اور کسی کو کسی کے مقابلہ میں بڑھانے یا گھٹانے کا خیال بھی کبھی اس کے دل میں نہیں آیا ہے رہے تعظیمی کلمات تو سرکار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور نام کے ساتھ ان کے التزام کا اہتمام میں نے نہیں کیا۔ بارہا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے نام بھی بغیر ان تعظیمی کلمات کے اس قلم سے نکل گئے ہیں۔ اس تساہل کو آپ میرا قصور کہہ سکتے ہیں، مگر یہ قصور عام ہے کسی کے ساتھ خاص نہیں۔ اور یہ کلیہ قائم کر لینا بھی درست نہیں کہ ان کلمات کے بغیر کسی بزرگ کا نام لینا دراصل لکھنے والے یا بولنے والے

کے دل میں احترام نہ ہونے کی دلیل ہے۔

اس خط کا جواب ڈاک سے دیا جاسکتا تھا، مگر آج ہم کو اُن تمام شکایت ناموں کا ایک جامع جواب دینا ہے جو اس رسالہ کی چار سالہ زندگی کے دوران میں ہمارے نام آئے ہیں، اور جن کا جواب ہم نے ہمیشہ سکوت سے دیا ہے، اسی لیے اس خط کو شائع کرکے اس کا جواب دیا جارہا ہے۔ ہمارے پاس اکثر اس قسم کے خطوط آتے رہتے ہیں جن میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر بڑی بڑی شکایتیں کی جاتی ہیں۔ کوئی صاحب اس بات پر ناراض ہوتے ہیں کہ فلاں شخص (زندہ یا مردہ) کے مضامین رسالہ میں کیوں شائع کیے جاتے ہیں۔ کسی کی محض اس بات پر دل آزاری ہوجاتی ہے کہ فلاں شخص (مثلاً ابن القیم) کے لئے رحمۃ اللہ کیوں لکھا گیا۔ کوئی صاحب حکم لگاتے ہیں کہ تم وہابی ہوگئے ہو کیونکہ فلاں مسئلہ میں تم نے حضرات اہل طریقت سے اختلاف کیا۔ کوئی صاحب فرماتے ہیں کہ تم متعصب حنفی ہو کیونکہ فلاں مسئلہ میں تم نے حضرات اہل حدیث سے اختلاف کیا۔ ایک صاحب کی رائے میں ہم آزاد خیالی کے مجرم ہیں اور دوسرے صاحب کی رائے میں ہم پر قدامت پرستی کا الزام عائد ہوتا ہے۔ غرض جس کو اپنے مسلک اور اپنے خیالات کے خلاف کوئی چیز نظر آتی ہے وہ ایک عتاب نامہ ہمارے نام لکھ دیتا ہے۔ ہم ان حضرات سے عرض کرتے ہیں کہ آخر آپ لوگ اس قدر ذکی الحس کیوں ہوگئے ہیں کہ ذرا ذرا سی باتوں پر آپ کے جذبات کو ٹھیس لگ جاتی ہے؟ اور یہ تنگ دلی کیسی ہے کہ اپنی رائے کے خلاف کسی بات کے سننے کا تحمل بھی آپ میں نہیں؟ ہم نہیں کہتے کہ آپ ہماری بات پر آمنا وصدقنا ہی کہا کریں۔ ہم کو یہ دعویٰ نہیں کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں وہی حق ہے اور اس کو مان لینا سب پر فرض ہے۔ ممکن ہے کہ ہم غلطی پر ہوں، اور آپ حق پر ہوں۔ اگر آپ ہمیں کسی مسئلے میں غلطی کرتے دیکھیں تو آپ کو حق ہے کہ ہمیں ٹوک دیں، اور راہ راست پر لانے کی کوشش کریں۔ لیکن یہ کام شکایت اور اظہار غیظ و غضب سے نہیں ہوسکتا۔ ذرا صبر و تحمل اپنے اندر پیدا کیجیے۔ آپ کی رائے کے خلاف جو شخص کچھ کہتا ہے اس کو ٹھنڈے دل سے سنیے اور انصاف کی نظر سے دیکھیے۔ اگر اس کی بات معقول ہو اور حق کے مطابق نظر آئے تو تعصب

اس بنا پر اس کو رد نہ کر دیجیے کہ پہلے سے جن خیالات پر آپ جمے ہوئے ہیں ان سے آپ کو محبت ہوگئی ہے اور اگر اسے آپ خلافِ حق سمجھیں تو دلیل و حجت سے اس کے قائل کو سیدھا راستہ دکھائیے۔ ہم نے ان صفحات کو کبھی ان لوگوں کے لیے بند نہیں کیا جو ہماری رائے سے مختلف رائے رکھتے ہیں۔ یہاں تو سخت ملحدوں اور دہریوں اور غیر مذاہب والوں کے لیے بھی جگہ موجود ہے۔ اگر ہم مخالفین کی آواز کو دبانے کی کوشش کرتے تو البتہ شکایت جائز ہوتی۔ مگر جب کہ ہر اختلاف کرنے والے کے لیے یہاں بحث و استدلال کا موقع ہے تو کیا وجہ ہے کہ آپ احقاقِ حق کی کوشش نہیں کرتے، اور اپنی قوتِ تحریر کو عتاب نامے لکھنے میں ضائع کرتے ہیں؟

خریداران قاسم العلوم کی خدمت میں ضروری اطلاع "قاسم العلوم" کے بجائے

سلطان العلوم

رسالہ قاسم العلوم کی اشاعت کے التوا سے جہاں احقر کو حد درجہ رنج و ملال تھا وہیں خریداران قاسم العلوم کے آئے ہوئے خطوط سے ان کی رسالہ سے دلچسپی اور ان کے دلی اندوہ و ملال کا احساس ہوا۔

لیکن جن مجبورکن حالات کے ماتحت رسالہ کی اشاعت روکی گئی ان کا صحیح علم خدائے علیم و قدیر کو ہی ہے تاہم اپنے تبلیغی و مذہبی جذبات اور احباب کرام کے متواتر اصرار سے مجبور ہو کر جدید و مستحکم انتظامات کے ساتھ پھر رسالہ جاری کرنے کا عزم کر لیا گیا ہے لیکن چند در چند اسباب و حالات اور بعض قانونی موانع و مصالح کی بنا پر قاسم العلوم کا اجرا "سلطان العلوم" نام سے کرنا پڑ رہا ہے اور اسی نام سے جدید ڈکلریشن داخل کیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ رسالہ سلطان العلوم اپنے جدید انتظامات کے ماتحت قاسم العلوم کا نہ صرف نعم البدل ہوگا بلکہ اس کا دور ثانی دور اول سے زیادہ شاندار اور زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ رسالہ عنقریب سرکاری منظوری اور رجسٹر نمبر موصول ہونے پر ان شاء اللہ تعالیٰ شائع ہو کر خریداران قاسم العلوم کی خدمت میں حاضر ہوگا۔ امید کہ ناظرین کرام اس ہنگامی تغیر و تبدل کو منجانب اللہ تصور فرما کر ممنون و متصور فرما دیں گے اور سلطان العلوم کو قاسم العلوم کی جگہ قبول فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں گے۔ آئندہ مراسلت دفتر سلطان العلوم دیوبند یو پی کے پتہ پر تحریر فرمائیے۔ خاکسار عتیق احمد مہتمم سابق قاسم العلوم دیوبند یو پی۔